Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دودن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کردی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جادو کی نگری

از قلم

جیا مغل

کئی سو برس پہلے کی بات ہے۔دور بہت دور اس کرہ ارض پر ایک ریاست ہوا کرتی تھی۔جو ریاست عثمانیہ کے نام سے مشہور تھی۔اس کی حدود کا اندازہ اس طرح لگایا جاتا تھا کہ راجہ،اپنی پوری ریاست کا دورہ اپنے تیز رفتار گھوڑوں پر ایک ماہ میں مکمل کرتا تھا۔

راجہ بہت انصاف پسند اور رحم دل تھا۔پوری ریاست کا اکیلا وارث تھا۔اسے اپنی رعایا کے ساتھ بیحد محبت تھی۔یہی وجہ تھی کہ سال کا آخری دن وہ اپنی رعایا کے ساتھ جشن مناتا۔دوران سال سے آخری ماہ تک ریاست میں جتنا منافع حاصل ہوتا وہ جشن میں لگا دیا جاتا۔ریاست میں رہنے والے تمام امیر غریب مرد و عورت بچے بوڑھے اس جشن میں شامل ہوتے۔طرح طرح کے لوازمات سے لطف اندوز ہوتے۔موسیقی کی محفلیں سجتی۔ہنر منداپنی اپنی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش کرتے اس طرح جسے جو چیز پسند آتی سستے داموں فروخت بھی کرتا۔جشن والے دن کی ایک خاص بات یہ ہوتی۔۔غریب نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی باہمی رضامندی سے انکی شادی کروائی جاتی۔جشن کے اختتام پر جس ہنر مند کی بنائی ہوئی چیزیں زیادہ بکتی راجہ اسے بھاری انعامات سے نوازتا تاکہ وہ اگلے سال اس سے بھی بڑھ کر اچھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چیزوں کی نمائش لگا سکے۔اسی دوران راجہ پوری ریاست سے انے والے ہنر مند لوگوں کو الگ کرتا رہتا تھااوران سے خاص کام لیا جاتا.اس سے تمام رعایا کو حوصلہ ملتااور نئے جشن کیلیئے خوب سے خوب تراشیا تیار کرتے۔ جشن سارادن جاری رہتااور سورج ڈھلتے ہی رعایا راجہ کو ڈھیروں ڈھیر دعائیں دیتے اور رخصت ہو جاتے۔اس جشن کاانتظار ریاست کے ہر فرد کو بڑی بے چینی سے رہتا۔

کئی سالوں سے راجہ ہنر مندوں کو منتخب کرتے اور کسی نا معلوم مقام پر بھیج دیتے۔وہ اپنی رانی کی بیسویں سالگرہ کیلیئے کچھ خاص تحفہ تیار کروا رہے تھے جسکا علم کسی کو نہیں تھا۔ریاست بھر سے ہنر مند اتے اور راجہ کے خفیہ تحفے کی تکمیل میں شامل ہو جاتے۔

راجہ طہماسب کو اپنی رانی سے بیحد محبت تھی۔وہ رانی کو ہمیشہ جان عزیز کہہ کر پکارتے۔

رانی قدسیہ انتہائی خوبصورت تھی۔انکی سراحی دار گردن میں پہنی ہوئی مالا میں جڑے اصلی ہیروں کی چمک جب وہ ہنستی انکے دانتوں سے ٹکراتی انکی ہنسی میں چار چاند لگا دیتیں۔راجہ طہماسب رانی کی ایک ہنسی پر فدا ہو جاتے۔انکی گہری جھیل سی آنکھوں میں ڈوب کر دنیاومافیہا سے بے خبر انکی خوبصورتی پر قصیدے پڑھنے لگتے۔فرط جنوں کا یہ عالم ہوتا کہ رانی کے علاوہ کوئی دکھائی نہیں دیتااور اکثر اوقات راجہ طہماسب کی اس کیفیت سے محل میں موجود وزرااور دوسرے ارا کین دبی دبی مسکراہٹ لئے دائیں بائیں ہو جاتے۔راجہ صاحب جب ہوش و حواس کی دنیا میں واپس اتے، کھسیانے ہو جاتے۔

راجہ رانی کی محبت کے چرچے ہر طرف مشھور تھے۔سننے میں آیا تھا کہ راجہ رانی کی بیسویں سالگرہ پر رانی کو کوئی خاص تحفہ دینے والے ہیں جسکا علم صرف راجہ کے چند خاص بندوں کو ہے۔اور دنیائے عشق میں راجہ طہماسب کا دیا ہوا تحفہ اپنی مثال آپ تھا۔(جو کئی سو برس گزرنے کے بعد بھی راجہ رانی کی محبت کی یادگار بن گیا۔)

پوری ریاست اس تحفے کے متعلق جاننے کیلیئے بیقرار تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رانی قدسیہ کی سالگرہ کے دن جیسے جیسے قریب اتے گئے۔راجہ کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی جانے تحفہ کی تکمیل ہو پائے گی۔

بلاآخر وہ دن بھی اگیا جب رانی پورے بیس سال کی ہوئیں۔پوری ریاست سے قیمتی تحائف اور دعائیں بھیجی گئ۔جنھیں راجہ رانی بخوشی قبول کرتے اور شکریہ ادا کرتے۔

رانی دن بھر بے چین رہیں جانے راجہ طہماسب کیا خاص تحفہ دینے والے ہیں۔

رعایا سے فارغ ہو کر راجہ رانی کے پاس آئے اور محبت کا اظہار کرنے لگے۔

آج ہم اپنی جان عزیز کو ایسا تحفہ پیش کریں گے کہ جسے پاکر آپ کو ہماری محبت پر ناز رہے گا۔راجہ نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

میرے محبوب طہماسب ہمیں آپ کی محبت پر شک تھا نا ہے۔ہمیں اب بھی آپ کی محبت پر ناز ہے۔بس تجسس ہے ۔سننے میں آیا ہے کہ آپ ہمیں وہ تحفہ پیش کرنے والے ہیں جو آج تک کسی نے کسی کو نہیں دیا۔اور نہ ھی کوئی دے پائے گا۔ہم تو صرف آپ کی محبت کا یہ انوکھا انداز دیکھنا چاہتی ہیں۔رانی نے راجہ کی محبت کی بھرپور تائید کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے آپ وعدہ کیجئے جب تک ہم نہ کہیں اپنی آنکھیں مت کھولیے گا۔

راجہ نے اگے بڑھ کر رانی کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور انکی آنکھوں پر اپنے لب پیوست کے اور چلتے ہوئے اپنے محل سے ملحقہ ایک اور دروازے سے باہر نکل گئے۔یہاں پہنچ کر راجہ نے اپنے لبوں سے رانی کی آنکھوں کو آزاد کیا چند لمحے رانی کی بند آنکھوں کی خوبصورتی کو دیکھا اور اپنی بانہوں سے اتار دیا اور دھیرے سے بولے۔

جان طہماسب اپنی آنکھیں کھول دیجیئے۔اور دیکھئے اپنے دیوانے راجہ کا انوکھا تحفہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رانی نے آنکھیں کھول دی اور سامنے کے منظر کو حیرت سے دیکھنے لگی۔ایسا خوابناک منظر دیکھ کر گنگ ہو گئیں۔بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئی۔خوبصورت موتیوں جیسے دانتوں سے اپنے ہونٹ کو دبالیا۔بے یقینی کا یہ عالم تھا کہ آنکھوں دیکھا سچ نہیں لگ رہا تھا۔چند لمحوں بعد رانی نے پلکوں کو تیز تیز جھپکنا شروع کر دیا۔

یہ ایک جزیرہ نما جگہ تھی۔جہاں ایک شفاف ندی،ندی کے بیچ ایک کشتی جس میں راجہ رانی محبت بھرے لمحات گزار سکیں۔تمام اطراف پھلدار درخت،سونے کا تخت جسکے پائیوں میں ہیرے اور زمرد جڑے ہوئے تھے۔اس تخت کے اوپر ایک سایہ دار بہت بڑی چھتری تھی جو نہایت قیمتی کپڑے سے تیار کی گئی تھی۔روشنیوں کے قمقمے. بہتے ہوئے شفاف پانی شور۔خوبصورت پرندوں کی جوڑیاں۔اس پورے جزیرے کو خوبصورت پہاڑوں نے گھیرے میں لیا ہوا تھا ۔ان پہاڑوں پر روشنی کا ایسا انتظام تھا جیسے ستارے زمین پر اتر آئے ہوں۔پہاڑوں کے وسط میں چودھویں کا چاند۔

. ہم جیتی جاگتی دنیا میں ہیں۔یا یہ ایک خواب ہے۔رانی بے یقینی کی سی کیفیت میں بولی

راجہ نے رانی کا ہاتھ تھاما اور تخت پر لے گئے۔بڑے بڑے تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ھی تھے کہ سامنے درخت پر دو ہنسو کا جوڑا ان بیٹھا۔جو ارد گرد کے ماحول سے بے نیاز ایک دوسرے کی محبت میں گم ہو گئے۔شائد دونوں اپنی زبان میں کوئی محبت بھرا خوبصورت گیت گا رہے تھے۔کیوں کہ دونوں ھی مسرور تھے۔

راجہ اور رانی بڑی چاہ سے دونوں کو دیکھتے رہے۔

محبت میں سرشار رانی نے راجہ کے شانے پر سر رکھا اور اس انوکھے تحفے کا شکریہ ادا کیا۔

راجہ رانی کی اس ادائے حسن سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

جان طہماسب،یہ ایسا جزیرہ ہے جسے بنانے میں کئی سال بیت جاتے۔مگر میری ریاست کے سبھی ہنر مندوں نے دن رات ایک کر دیا اسے بنانے میں۔یہاں قدرت کی عطا کردہ تمام نعمتیں موجود ہیں۔اسکی ایک خاص بات یہ ہے کہ جب آپ مسکرائیں گی یہاں کی ہر چیز مسکرائے گی۔آپ کی اداسی میں بھی یہاں موجود سب اداس ہو جائیں گے۔اور اگر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیادہ دیر یہاں اداسی رہی تو پیار کرنے والے سب یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔دوسری خاص بات۔اسکا صدر دروازہ ہمارے محل میں کھلتا ہے۔یہاں ہمارے علاوہ کوئی دوسرا نہیں اسکتا سوائے پرندوں کے۔اسکے چاروں طرف پہاڑ ہیں جو اس جزیرے کی حفاظت کیلیئے بنائے گئے ہیں۔یہاں کے درختوں کے پھل میٹھے ہونگے اور پورا سال ختم نہیں ہونگے ۔آپ اسے جادو کی نگری بھی کہہ سکتی ھیں۔کیونکہ یہاں کوئی ایسا پرندہ، جانور یا نقصان پہنچانے والی کسی قسم کی مخلوق داخل نہیں ہو سکتی۔یہ پیار کرنے والوں کی نگری ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی بد مخلوق گھس آئی تو وہ کسی بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ہو گی۔ایک بات کا خاص خیال رکھے گا کہ یہ نگری اداس نا ہونے پائے۔کسی بھی قیمت پر۔یہ ہماری التجا ہے۔ یہاں ہم ایک دوسرے سے محبت کرنے میں آزاد ہیں۔بس ایک خامی رہ گئی جسے جلد از جلد دور کر دیا جائے گا۔راجہ نے رانی کو پوری تفصیل بتائی۔

وہ کمی کیا ہے میرے محبوب راجہ۔تاکہ میرے علم میں بھی یہ بات رہے۔

رانی نے مخمور انداز میں راجہ کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

شائد ان پہاڑوں کے درمیان کوئی سوراخ رہ گیا۔جہاں سے کل کوئی چرواہا اندر داخل ہو گیا. ہم فوری طور پر اس سوراخ کو ڈھونڈ کر بند کروا دیں گے۔آپ جب چاہیں یہاں اکیلی بھی آسکتی ہیں۔اور چاہیں تو کنیزیں بھی لا سکتی ہیں۔یہ جگہ محفوظ ہے اور محل سے جڑی ہے۔

راجہ رانی کا ہاتھ پکڑ کر ندی میں کھڑی کشتی پر سوار ہوئے اور کشتی میں شب کے اس آخری حصہ کو سالگرہ کی ایک خوبصورت یادگار بنا دیا۔

چاند پر بیٹھی چرخہ کاتتی بڑھیا بھی راجہ رانی کی اس مسحور کن محبت پر مسکرا اٹھی۔

رانی جزیرے کو پا کر بہت خوش تھیں۔راجہ اور رانی فراغت کے لمحات اپنے جزیرے پر گزارتے۔چہل قدمی کرتے ۔راجہ طہماسب درختوں سے تازہ پھل توڑ کر رانی کو پیش کرتے۔ٹھنڈے میٹھے پانی کے چشمے سے پانی پیتے۔پرندوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے نغموں سے لطف اندوز ہوتے۔

راجہ طہماسب ریاستی کاموں میں ایسے مصروف ہوئے کہ پہاڑوں کے درمیان رہ جانے والے شگاف کو بند کروانا بھول گئے ۔ اسی اثنا ساتھ والی ریاست سے ایک قاسد آیا۔جو امن وسلامتی کے پیام کے ساتھ اپنے راجہ کا خط دیا۔

راجہ طہماسب نے خط کھولا اور پڑھنے لگے۔

بردار عزیز۔

پچھلے چند دنوں سے طبیعت ناساز ہے۔ورنہ ہم خود آپ کی خدمت میں حاضری دینے آپ کی ریاست چلے اتے۔ہماری ریاست میں کچھ ایسے مسائل ان پڑے ھیں جنکا حل صرف آپ کے پاس ہے۔آپ کی مدد اور تعاون کے طلب گار ھیں۔ہم امید رکھتے ھیں ہمارا خط موصول ہوتے ہی تعاون فرمائیں گے۔

فرمانبدار۔ .

راجہ زولقرنین۔

راجہ طہماسب اپنے دوست کا خط پڑھ کر بے چین ہو گئے۔جلد از جلد دوست تک پہنچنا چاہتے تھے۔ایک ریاست سے دوسری ریاست تک پہنچنے میں بھی پورا ماہ لگ جاتا۔راجہ طہماسب کوئی وقت ضائع کئے بغیر نکل جانا چاہتے تھے۔ رانی راجہ کی جدائی کا سنکر بیحد اداس ہو گئیں۔راجہ نے وعدہ کیا اپنا پورا خیال رکھیں گے اور روزانہ چھٹی ارسال کرینگے.

اسطرح راجہ رانی سے جدا ہو کر اپنے دوست کی ریاست چلے گئے۔

کئی دن رانی،راجہ کی یاد میں اداس اور بھوکی پیاسی اپنے کمرے تک محدود رہیں۔ایک شام تنہا اداس بیٹھی تھی کہ اسے باہر سے کوئل کے گانے کی آواز آئی.رانی جھٹ سے اٹھی اس نے کمرے کی کھڑکی کھولی اور جزیرے کی طرف جھانک کر دیکھا۔درخت کی ٹہنی پر ایک تنہا کوئل اداس بیٹھی ہوئی تھی۔رانی کی نظر چاندپر بیٹھی بڑھیا پر پڑی۔وہ بھی خاموش

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔ پرندے بھی اپنے اپنے گھونسلوں میں چپ تھے۔ ندی کا پانی ساکت تھا۔ پہاڑوں پر ٹمٹماتی روشنیاں مدھم ہو رہی تھیں۔ ہنسوں کا جوڑا گردن جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ درختوں کے پھلوں میں تازگی نا تھی۔ پھول مرجھا رہے تھے۔

کوئل بار بار یہ گیت گا رہی تھی۔

میرا راجہ بن دل گھبرائے۔

مجھے یاد پیا کی ستائے۔

رانی یہ منظر اور کوئل کا گیت سنکر حیران رہ گئی۔ رانی کو راجہ کی بات یاد آگئی کہ جادو نگری کی اداسی کی وجہ خود رانی ہو نگی۔ رانی تیزی سے اپنے محل سے نکلی اور اپنے جزیرے میں چلی گئی۔ رانی نے جیسے ہی جزیرے میں قدم رکھا پرندے خوشی سے چہچہانے لگے درختوں کے پھلوں میں رس بھر آیا کوئل خوشی سے ادھر ادھر پھدکنے لگی چاند پر بیٹھی بوڑھیا مسکرانے لگی پہاڑوں کی روشنیاں جگمگانے لگی ندی کے ساکت پانی میں خوشی کی لہریں پیدا ہونے لگی جزیرے پر جیسے رونق واپس آگئی رانی کے ایک مسکرانے سے جزیرے پر زندگی کی لہر دوڑ گئی رانی بہت خوش ہوئی اس نے کہا یہ تو واقعی جادو کی نگری ہے یہاں پر میرے مسکرانے سے سب مسکراتے ہیں۔

یہی کہا تھا میرے محبوب راجہ نے یہ جادو کی نگری ہے۔ آپ کی مسکراہٹ سے ھی یہ نگری آباد رہے گی۔

کوئل تم جو گیت گا رہی تھی مجھے وہ گیت پھر سے گا کر سناؤ۔

ہماری رانی اداس ہے بن راجہ کے

اسے پل پل راجہ کی یاد ستائے۔

رانی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی اثنا ایک سفید کبوتر اپنی چونچ میں راجہ کی چٹھی دبائے رانی کے شانوں پر آن بیٹھا۔ رانی خوشی سے جھوم اٹھی اور اس نے کہا۔ اے جادو کی نگری۔ اب ہماری وجہ سے یہاں کوئی اداس نہیں رہے گا۔ ہم اپنے راجہ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو بھول گئے تھے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ رانی نے درخت سے تازہ خوبانی توڑنے کیلئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا کہ ٹہنی خود بخود نیچے آگئی اور رانی نے آگے بڑھ کر خوبانی کو توڑ لیا۔کچھ دیر رانی جادو کی نگری میں چہل قدمی کرتی رہی اور پھر واپس اپنے محل آگئی تاکہ اپنے محبوب کی چٹھی پڑھ سکیں۔رات کی دوسرے پہر رانی کو راجہ کی یاد ستائی تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔رانی نے جادو کی نگری کی طرف کھلتی ہوئی کھڑکی کو کھولا اور ایک عجیب منظر دیکھا۔چند پریاں خوبصورت لباس میں ملبوس سفید دھو دیا بڑے بڑے پروں والی ندی کے پاس اتر رہی تھیں۔کچھ دیر چہل قدمی کرنے لگیں۔سب پریوں نے مل کر ایک خوبصورت پوٹلی اٹھائی ہوئی تھی۔اسے ندی کے پانی میں چھوڑ کر ہنستی مسکراتی کھلکھلاتی آسمان کی طرف اڑنے لگی چاند پر بیٹھی بوڑھیا بھی ان کا یہ کھیل سمجھ گئی۔اور مسکرانے لگے۔

رانی کھڑکی سے تمام ماجرا دیکھتی رہی۔رانی کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔اور وہ سوچنے لگی کہ راجہ نے یہ نہیں بتایا تھا یہاں . آدھی رات کو پریاں بھی آتی ہیں۔

ابھی رانی کھڑکی کے بند کرنے کو تھی کہ ایک عجیب منظر دیکھنے کو ملا۔ایک بدنما کوا درخت پر بیٹھا کائیں کرنے لگا اور پریوں کی رکھی ہوئی پوٹلی کو ٹٹولنے لگا۔درختوں کے پھلوں کو نقصان پہنچانے لگا۔رانی بیحد پریشان ہو گئیں اور جزیرے کی طرف بھاگنے لگی۔تاکہ کوے کو اڑا سکے .

رانی نے تمام حالات راجہ کو چٹھی میں لکھ بھیجے۔کوے والی بات دانستہ چھپالی۔راجہ پہلے اداس ہوئے کہ رانی انکی غیر موجودگی میں دکھی ھیں۔پھر مسکرائے، کھلکھلائے۔یہ جان کر کہ جادو نگری کا،رانی کے مسکرانے سے کھل اٹھنا اور پریوں کا ندی میں آنا اور پوٹلی رکھ جانا۔

میری پگلی رانی۔پریاں تو اچھی نوید دی گئی ہیں۔ہماری ریاست کے وارث کی نوید۔چاند کی بڑھیا بھی یہی دیکھ کر مسکرائی ہو گی۔

میری رانی یہ چٹھی ارسال کرتے ھی میں یہاں سے چل پڑوں گا اور ٹھیک ایک ماہ تک پہنچ جاؤں گا۔میرے پہنچنے تک میرے وارث کا بہت خیال رکھیے گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رانی راجہ کی چٹھی پڑھ کر خوش ہو گئی۔رانی راجہ کی واپسی کے دن گننے لگیں۔بلا آخر کبوتر نے راجہ کی ریاست میں قدم رکھنے کی نوید سنادی۔

راجہ کے استقبال کی شاندار تیاریاں شروع کر دی گئی۔راجہ کی کمی نا صرف رانی کو محسوس ہوئی بلکہ ریاست میں سبھی اداس تھے۔راجہ جن راستوں سے گزرتے رعایا ان پر پھول نچھاور کر کے خوش آمدید کے نعرے لگاتے۔

رانی بیچینی سے کبھی محل کی چھت پر چڑھ جاتی کبھی کبھی محل کی کھڑکی میں کھڑی ہو جاتی۔وہ دور سے راجہ کو آتے دیکھنا چاہتی تھی۔

رانی کا انتظار ختم ہوا۔شمال کیطرف سے گردو غبار اڑتا دکھائی دیا۔راجہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرپٹ بھاگتے گھوڑوں کے ساتھ نظر آ گئے۔محل کے دروازے پر بے شمار لوگ پھولوں کی پتیاں لیے استقبال کیلئے پہنچ گئے۔رانی بھی انہی لوگوں میں شامل ہو گئیں۔وہ سب سے پہلے خود اپنے راجہ کا استقبال کرنا چاہتی تھیں۔

محل کے دروازے پر پہنچتے ہی راجہ طہماسب گھوڑے سے اترے رانی کو دیکھ کر مسکرائے۔رانی کا ہاتھ تھاما خوش آمدید کہنے والوں کے ساتھ خوش دلی سے ملاقات کی۔سفر کی تھکان کے باوجود رعایا سے حال احوال مسلے وغیرہ پوچھتے رہے۔کافی وقت رعایا کے ساتھ گزارنے کے بعد رانی کے ساتھ محل تشریف لے گئے۔

آج سننے سنانے کی رات تھی۔گئے دنوں کی باتیں کچھ راجہ نے سنائی۔کچھ رانی سناتی رہی ایسے ھی رات بیت گئی۔رانی نے راجہ سے پوچھا۔

میرے محبوب راجہ۔اگر آپ برا نہ منائیں تو ایک بات پوچھوں۔

کیوں نہیں۔جان طہماسب۔آپ میری زندگی کا حصہ ھیں۔آپ کو سب معلوم ہونا چاہیے۔

رانی کی اس بات پر راجہ چونک گئے۔

میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا۔آپ کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے تھے ۔ شائد کسی کا خون ہوا آپ سے.پھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

. کہیں سے ایک بھیڑیا نمودار ہوتا ھے. اور آپ کے جسم کے ایک حصے کو سخت نقصان پہنچاتا ھے

راجہ رانی کا خواب سنکر بیحد پریشان ہوئے اور بولے۔

قدسیہ بیگم دراصل آپ بیمار ہیں. اور اس بیماری میں ایسے خواب آنا پریشاں کن بات نہیں ہے۔

راجہ طہماسب لمحے بھر کو سوچ میں پڑ گئے۔ ساتھ ہی دماغ سے خیال جھٹک دیا۔

راجہ کو اچانک یاد آ گیا کہ پہاڑوں کے درمیان شگاف بند کروانا ہو گا. لیکن رانی کی دن بدن خرابئ طبیعت کی وجہ سے پھر بھول گئے۔

وقت بیتا۔ رانی نے ایک نہیں بلکہ جڑواں بیٹوں کو جنم دیا۔ رعایا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ رعایا اپنے ہر دلعزیز راجہ کی خوشی میں بھرپور خوشیاں منانے لگی۔ پوری ریاست میں مٹھائیاں تقسیم کی گئی. غریبوں میں چالیس دن لگاتار خیرات بانٹی گئی۔

شہزادوں کا نام راجہ طہماسب نے خود اپنی پسند سے جہانگیر اور عالمگیر رکھے۔

راجہ اپنی رانی اور شہزادوں کے ہمراہ جادو نگری میں آئے کچھ وقت بتانے۔ جادو نگری میں قدم رکھتے ھی پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا جیسے سبکو شہزادوں کی آمد کی خبر دے رہے ہوں۔ درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ نے بھی خوش آمدید کہا ہو جیسے۔

فضا میں خوشبو بکھر گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہاں ہجوم لگ گیا۔ پرندے اپنی چونچ میں دبائے خوبصورت قیمتی موتیوں کی مالا شہزادوں کے پاس رکھ گئے۔ ہنسوں کا جوڑا قیمتی ریشمی رومال چھوڑ گئے۔ پریوں کی اک قطار زمین پر اتر آئی۔ باری باری تمام پریاں قیمتی تحائف دیتی جا رہی تھیں۔ چاند کی بڑھیا نے ایک خوبصورت جھولنا پیش کیا۔ جس میں دونوں شہزادے باآسانی لیٹ سکتے تھے۔ راجہ رانی بیحد خوش تھے۔

کافی وقت جزیرے پر گزارنے کے بعد راجہ رانی محل واپس جانے والے تھے کہ نجانے کہاں سے ایک کوا اڑتا ہوا آیا اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Jadoo ki Nagri | By Jiya Mughal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چونچ مار کر ایک شہزادے عالمگیر کی بائیں آنکھ کو زخمی کر دیا۔

راجہ طہماسب کو سنبھلنے کا موقع ھی نا ملا اور کوا بیحد کرخت آواز میں کائیں کائیں کرتا مشرق کی جانب اڑتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے جادو کی نگری غم میں ڈوب گئی۔ جانے کہاں راجہ سے چوک ہوئی کہ یہ واقع رونما ہوا۔ ننھے عالمگیر کی آنکھ بچ تو گئی لیکن بری طرح سے زخمی ہو چکی تھی۔ فوری طور پر طبیب کو بلایا گیا۔ بظاھر کوئی بڑا زخم نہیں آیا۔ آنکھ میں تھوڑی سی سوجن ہوئی۔ طبیب نے کچھ اختیاط بتائی اور خدشہ ظاہر کیا کہ شائد عمر کے کسی حصے میں انکی آنکھ کا نور ختم ہو جائے گا اس آنکھ سے دیکھ نہیں پائیں گے۔ لیکن شائد ایسا نہ بھی۔ رانی دل ھی دل میں بیحد پریشاں رہنے لگی۔ ایک نامعلوم سی کسک رانی کو مغموم کیے جا رہی تھی۔

رانی دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھیں۔ راجہ رانی کو دن رات خوش رکھنے میں بھرپور توجہ دینے لگے۔ شہزادوں کا خیال بھی خود ھی رکھتے۔

رانی نے دونوں شہزادوں میں ایک بات نوٹ کی۔ شہزادہ جہانگیر جو عالمگیر سے چند گھڑیاں پہلے دنیا میں آئے بہت نرم مزاج اور ہنس مکھ تھے جبکہ عالمگیر کی طبیعت انتہائی جلالی قسم کی تھی۔ بھوک لگنے پر چیخ چیخ کر روتے اور پیروں کی ایڑیاں زور زور سے مارتے جبکہ جہانگیر چپ چاپ انگوٹھا چوستے رہتے۔

شہزادے تیزی سے پروان چڑھنے لگے۔ اور رانی کی صحت دن بدن بگڑتی ھی جا رہی تھی۔ ایک دن راجہ نے رانی کا دل بہلانے کو شکار کا پروگرام بنایا۔ دونوں شہزادوں کو ساتھ لیا اور اپنے جزیرے پر آئے۔ جسے رانی نے جادو نگری کا نام دے دیا تھا۔

یہاں خوبصورت پرندے اور معصوم جانور سبھی راجہ کے دوست تھے۔ راجہ نے رانی کو بتایا کہ وہ کسی جانور یا پرندوں کا شکار نہیں کرینگے بلکہ سب سے اونچے پہاڑ پر جلتے ہوئے قمقمے کو پھوڑیں گے۔ پھر درختوں سے تازہ پھلوں کا جوس پیئے گے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راجہ نے اپنا تیر کمان اٹھایا اور دور پہاڑ پر ایک قمقمے کو نشانہ بنایا اور تیر چلا دیا۔اک دلدوز آواز پورے جزیرے میں گونج اٹھی۔ہر سو سناٹا چھا گیا۔شمال کی جانب سے دھواں اڑتا ہوا دکھائی دیا۔جو قریب آکر ایک خوفناک کالی پری کا روپ دھار لیا۔پری نے پورے جزیرے پر پھونک ماری اور اڑ گئی۔۔دیکھتے ہی دیکھتے پورا جزیرہ تاریکی میں ڈوب گیا۔راجہ نے دیکھا چاند پر بیٹھی بڑھیا راجہ کو غضبناک انداز میں دیکھ رہی تھی اور گریہ وزار کرنے لگی۔

چاند کی بڑھیا کا ایک آنسو شہزادہ جہانگیر پر بھی پڑا جو درد کی شدت سے تڑپ اٹھا۔

رانی اپنے لخت جگر کی تکلیف میں تڑپ اٹھی۔راجہ طہماسب سخت پریشان تھے۔انکی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ یہ کیا ماجرا ہو گیا۔

جزیرہ مکمل تاریکی میں ڈوب گیا۔آدھی رات کو جزیرے سے رونے کی آوازیں بلند ہوتی جو صبح اذان کے وقت ختم ہو جاتی۔جادو نگری اندھیر نگری میں بدل گئی۔

راجہ نے اپنی ریاست کے بزرگ رہنماؤں کو بلایا اور تمام ماجرا سنایا۔

بزرگوں نے مشورہ دیا کہ جزیرے کا کونہ کونہ چھان ماریں اور دیکھیں تیر کہاں ہے۔

ریاست کی تمام فوج کو مصنوعی روشنی میں پورے جزیرے کا معائنہ کرنے بھیجا گیا۔پورے سات دن اور سات راتوں بعد سپاہی ناکام واپس آگئے۔تیر کا نام ونشان نظر نہیں آیا۔

ہر طرف سے ناکامی کے بعد بزرگ رہنماؤں نے راجہ کو یاد دلانے کی کوشش کی کہ یاد کریں کہ کہیں کوئی کوتاہی ہوئی ہو۔راجہ طہماسب کے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں آرہی تھی۔

چاند کی بڑھیا کے آنسو کا قطرہ جہانگیر کے دل پر ایسا گرا کہ وہ دل کے موزی مرض کا شکار ہو گئے۔رانی جو پہلے ہی کافی کمزور ہو چکی تھی۔ایک دن شدید پیٹ کے درد کی تکلیف جانبر نہ ہو سکی اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

رانی کی وصیت کے مطابق رانی کو جادو نگری میں دفنا دیا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راجہ رانی کی جدائی کے صدمہ سے نڈھال ہو گئے۔

شہزادے دن بدن جوان ہوتے گئے۔راجہ کی سخاوت اور محبت نے رعایا کا دل جیت رکھا تھا۔یہی وجہ تھی رعایا کی ہمدردیاں ابھی تک اپنے راجہ کے ساتھ تھیں۔

راجہ طہماسب شہزادوں کے جوان ہونے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔تاکہ کسی ایک کو راجہ کا تاج پہنا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

آخر وہ وقت آن پہنچا۔عالمگیر اور جہانگیر خوب روجواں بن چکے تھے۔ایک دن راجہ نے دونوں کو اپنے کمرے میں بلایا اور اپنا فیصلہ سنایا۔

میرے بہادر شہزادو۔ریاست کے قانون کی رو سے بڑے شہزادے کو راجہ بنایا جاتا ہے۔اور اگر دوسرا بھائی اعتراض کرے تو اسے زندان میں ڈال دیا جاتا ہے۔کیوں کہ ریاست عثمانیہ محبت کی بنیاد پر وجود میں آئی۔یہاں کا ہر باشندہ دوسرے سے محبت کرتا ھے۔راجہ اور رعایا میں کوئی فرق نہیں۔ہاں اگر فرق ہے تو ذمہ داریوں کا۔ بڑے ہونے کے ناطے جہانگیر کو ریاست کا راجہ بنایا جانا چاہیۓ تھا۔بیشک جہانگیر چند گھڑیاں پہلے دنیا میں آئے۔لیکن !!!

راجہ نے عالمگیر کی ناگواری کو بھانپ لیا اور بولے۔جہانگیر دل کے مریض ھیں۔جبکہ عالمگیر بائیں آنکھ کی بصارت سے محروم ہیں۔لہٰذا دونوں باہمی تعاون سے اس ریاست کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ھیں۔یاد رکھنا کہ اس ریاست کی بنیاد پیار اور محبت پر قائم ھے۔اس روایت کو اسی طرح قائم رکھنا۔ہم جلد ہی اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ھیں۔ریاست میں برسوں سے یہ ریت چلی آ رہی ہے کہ نئے راجہ کو عہدہ سنبھالنے سے پہلے شادی کرنا پڑتی ہے۔لہٰذا ہم آپ دونوں کی جلد از جلد شادی کر دینا چاہتے ہیں۔

عالمگیر اور جہانگیر نے اپنے بابا کے فیصلے سے اتفاق کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راجہ طہماسب دونوں کو فیصلہ سنانے کے بعد اس کھڑکی کے پاس آئے جو جادو نگری کی جانب کھلتی تھی۔راجہ طہماسب جادو نگری کی تاریکی اور یہاں سے انے والی بدبو سے دکھی ہو گئے۔جانے کیا گناہ ہوا کہ ہنستی بستی نگری اجڑ کر رہ گئی۔ میری قدسیہ اسکی لپیٹ میں آگئی۔راجہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کھڑکی کے پٹ ہمیشہ کیلئے بند کر دیے۔

دونوں شہزادوں کی شادیاں دھوم دھام سے ہونے کے بعد راجہ طہماسب نے ایک نئی ریت قائم کر دی۔اس مرتبہ تاج کسی کو نہیں پہنایا گیا۔ریاست کے آدھے حصے کی ذمہ داری راجہ جہانگیر اور ادھے حصے کی ذمہ داری راجہ عالمگیر پر لگا دی خود محل کے کمرے میں گوشہ نشیں ہو گئے۔

راجہ عالمگیر بیحد ہوشیار تھے جبکہ راجہ جہاں گیر اپنے باپ کی طرح سادہ لوح اور محبت کرنے والے۔

جادو نگری راجہ عالمگیر کے حصے میں شامل تھی اور وہ اس بات سے سخت خفا تھے کہ ناکارہ حصہ انکی طرف کیوں آیا۔ عالمگیر کو راجہ طہماسب کی اس زیادتی پر شدید غم و غصہ تھا کسی مصلحت کے تحت خاموش رہنا مناسب سمجھا۔راجہ عالمگیر کی رانی بھی بہت چالاک تھی۔ہر وقت راجہ جہانگیر کے حصے کی ریاست کو ہڑپ کرنے کے منصوبے بناتی رہتی۔ رعایا کو اپنے راجہ جہانگیر سے بے پناہ محبت تھی۔جبکہ راجہ عالمگیر کی رعایا اپنے راجہ سے منحرف ہونے لگی تھی۔ وقت گزرا راجہ عالمگیر کے ہاں شہزادے نے جنم لیا۔رعایا میں وہ جوش نہیں تھا کہ خوشیاں منائی جاتی۔سرسری سی رسومات ادا کی گئی۔

دوسری طرف راجہ جہانگیر کے ہاں بیٹی نے جنم لیا۔بیٹی کے پیدا ہوتے ہی رانی کی موت ہو گئی۔راجہ جہانگیر کی ریاست اور خود راجہ گہرے صدمے سے دوچار ہو گئے۔راجہ عالمگیر نے موقع سے فائدہ اٹھایا راجہ جہانگیر کو پاگل قرار دیا اور ننھی شہزادی کو منحوس قرار دیکر جادو نگری میں پھینک دیا اور اس طرح پوری ریاست پر قبضہ کر لیا۔

چاند پر بیٹھی ناراض بڑھیا یہ سب ماجرا دیکھتی رہی۔

ننھی شہزادی اندھیر نگری میں بھوک کی شدت سے تڑپنے لگی۔وہ جیسے جیسے دودھ کیلئے تڑپتی اندھیر نگری میں بدبو اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Jadoo ki Nagri | By Jiya Mughal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندھیرا بڑھتا جاتا۔چاند کی ناراض بڑھیا جو راجہ طہماسب سے بیحد خفا تھیں۔اسے ننھی شہزادی پر بہت رحم آیا اور اس نے جھک کر ننھی شہزادی کے انگوٹھے پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر انگوٹھا اسکے منہ میں ڈال دیا۔ننھی شہزادی انگوٹھا چوسنے لگی۔انگوٹھا چوستے چوستے ننھی شہزادی مسکرائی۔ننھی شہزادی کی اک مسکراہٹ پر آسمان پر اک تارہ روشن ہوا۔چاند کی بڑھیا مسکرائی۔اندھیر نگری میں اک جگنو بھی چمکتا ہوا دکھائی دیا۔

ننھی شہزادی کی بھوک انگوٹھے سے نکلنے والے دودھ سے پوری ہونے لگی۔شہزادی جیسے جیسے مسکراتی پہاڑوں پر اک قمقمہ روشن ہوتا دکھائی دیتا۔

چاند کی بڑھیا شہزادی کو نور کہہ کر بلانے لگی۔

شہزادی نور بیحد حسین تھی۔چاند کی بڑھیا ہر وقت اسے ھی دیکھتی رہتی۔نور کی پیاری مسکراہٹ سے بڑھیا کی ناراضی پیار میں بدلنے لگی۔جیسے جیسے نور مسکراتی روشنیاں بڑھنے لگتی۔

اک سہانی شام پریوں کا گزر اس نگری سے ہوا۔انہوں نے نور کو دیکھا اور زمین پر اتر آئیں۔نور کے پاؤں میں مخملی جوتا پہنایا۔سرخ رشمی لباس پہنایا اور واپس اڑ گئیں۔پریوں نے معمول بنالیا۔ہر روز نور کو نیا لباس پہناتی اور واپس چلی جاتی۔ہنسوں کے جوڑے کا گزر جادو نگری سے ہوا انہوں نے نور کے سر پر موتیوں کا تاج پہنا دیا۔درختوں پر پھر سے پھل لگنا شروع ہوگئے۔پرندوں کے گیت سنائی دینے لگے۔سب ملکر ننھی شہزادی کی دیکھ بھال کرنے لگے۔جادو نگری پھر سے ہری بھری ہوتی جا رہی تھی۔یہاں تک کہ نور پورے پندرہ برس کی ہوگئی۔ابھی تک اس نے اپنے علاوہ کوئی انسان نہیں دیکھا۔

راجہ طہماسب ایسے گوشہ نشین ہوے کہ وہ کسی سے نا ملتے تھے۔ایک روز خواب میں اپنی رانی قدسیہ سے ملاقات . ہوئی۔رانی بیحد ناراض تھیں۔

خواب میں رانی،راجہ سے ہمکلام ہوئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ نے میرے لخت جگر کو تنہا چھوڑ دیا۔وہ زندان میں قید ہے اپنے ہی بھائی کے ہاتھوں سخت اذیت میں ں بتلا ہے۔ اوراس سبکے ذمہ دار آپ ہیں۔ اگر آپ نے بروقت شگاف بند کروادیا ہوتا ہم پر اتنی مصیبت کبھی نہیں آتی۔اور ایک خاص بات جسکا آپ کو علم نہیں۔اس میں آپ کے مشیر خاص کا ہاتھ ہے آپ اس کی خبر رکھیں۔

راجہ طہماسب یکدم نیند سے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے اور سوچنے لگے کہ ایسا خواب کیونکر آیا۔اچانک یاد آیا اور خود سے مخاطب ہوے۔یہی غلط ہوا مجھ سے۔میں شگاف بند نہیں کرواسکا۔لیکن ایسا کیوں ہوا۔مشیر خاص نے تو بہت تعاون کیا تھا۔

نحیف راجہ کمزوری کی وجہ سے آہستہ آہستہ کمرے سے باہر نکلے اور محل کے اندرونی حصے میں داخل ہونے۔راجہ عالمگیر اور رانی گانے کی محفل سجائے بیٹھے تھے۔اچانک راجہ طہماسب کو دیکھ کر محفل میں سناٹا چھا گیا۔راجہ طہماسب کو دیکھ کر محفل تتر بتر ہو گئی۔

راجہ طہماسب نے گرجدار آواز میں پوچھا راجہ جہانگیر کہاں ہیں۔انہیں جلد از جلد پیش کیا جائے۔

شہزادی نور پورے پندرہ برس کی ہو چکی تھی۔جادو نگری ہی اس کا گھر تھا۔یہاں پیار ہی پیار تھا۔درخت،پرندے ندی کا پانی سب نور سے باتیں کرتے رہتے۔نور کبھی ایک پرندے سے باتیں کرتی تو کبھی کسی جانور کی پیٹھ پر بیٹھ کر سواری کے مزے لوٹ رہی ہوتی۔ کبھی ایک درخت کا پھل کھاتی تو کبھی ٹھنڈا میٹھا پانی پیتی۔رات کو دو پریاں زمین پر اترتی نور کو ٹھنڈی میٹھی پیار بھری لوری سناتی نور مزے سے تخت پر گہری نیند سوتی رہتی۔چاند کی بڑھیا بھی مسلسل دھیان رکھے ہوئے ہوتی۔۔نور اکثر چاند پر جانے کی ضد کرتی جسے بڑھیا بڑے پیار سے ٹالتی رہتی۔

ایک سہانی صبح کوئل اپنے ساتھی کوئل کیلئے محبت بھرا گیت گارہی تھی۔اسکا گیت سنکر ہنسوں کا جوڑا بھی جھوم اٹھا۔ گیت کی آواز سنکر ہرن اور ہرنی بھی پہنچ گئے۔وہ بھی اس گیت میں شامل ہو گئے۔دیکھتے ہی دیکھتے نگری کے تمام جانور اور پرندے اس گیت کو ملکر گانے لگے۔سب جوڑوں کی شکل میں جھوم کر گیت گانے لگے۔نور بھی سبکے ساتھ جھومنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! لگی اتنے میں ایک مورنی نے نور سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا

ہم سب اپنے اپنے ساتھ کیلئے گیت گا رہے ہیں اور تم کس کیلئے گا رہی ہو۔

میں بھی اپنے تمام ساتھیوں کیلئے گیت گا رہی ہوں۔ نور نے جواب میں کہا۔

مورنی مسکرائی اور بولی۔

پگلی نور۔ ہم سب آپ کے دوست ہیں ساتھی نہیں۔

بی بطخی سن رہی تھی اس نے مسکرا کر نور کو سمجھایا۔

نور جیسے ہرنی اپنے ساتھی ہرن کیلئے گاتی ہے۔

جیسے مورنی، اسکی تمام شوخیاں اپنے ساتھی مور کیلئے ہیں۔

نور پریشان ہو گئی اور آسمان کیطرف دیکھ کر بولی۔ نانی میرا ساتھی کون ہے اور کہاں ہے۔ میں بھی اس کیلئے گیت گانا چاہتی ہوں۔ چاند کی بڑھیا مسکرا اٹھی۔ نور نے درختوں سے پوچھا جواب نا ملا۔ نور بھاگتی ہوئی مینا کے پاس گئی۔ اور پوچھا اچھی مینا میرا ساتھی کہاں ہے۔؟؟؟؟ مینا خاموش رہی۔ نور بھاگتی بھاگتی پہاڑ پر چڑھ گئی وہاں جگنو سے پوچھنے لگی۔ میرا ساتھی کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

غرض کوئی بھی نور کو جواب نہیں دے پایا۔ نور اداس ہو گئی۔ نور کی آنکھ سے آنسو کا پہلا قطرہ گرا

درخت کے پتے افسردہ ہو کر زمین پر گر گئے۔ -----

پھلوں نے مرجھانا شروع کر دیا۔ دوسرا آنسو کا قطرہ گرا۔۔۔

جانور پرندے دکھ سے نڈھال ہو گئے۔ تیسرا قطرہ گرا۔۔۔۔۔۔۔

چاند بدلیوں میں چھپ گیا۔ نور نے آسمان کیطرف دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگری اداس ہوگئی۔ ابھی سب محبت کا گیت گا رہے تھے اور ابھی نور کی اداسی نے نگری کو بھی اداس کر ڈالا۔

اچانک ایک سفید پری زمین پر اتری اسکے ساتھ ایک پنک پری بھی تھی۔ سفید پری نے نور کو گود میں بھر لیا پنک پری نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ نور کے ساتھی کو جلد از جلد ڈھونڈ نکالیں گی۔ نور دونوں پریوں کی بات سنکر خوش ہوگئی اور مسکرا اٹھی۔

نور کے مسکرانے سے اداس نگری کی رونق پھر بحال ہوگئی۔ سب نے پھر سے گیت گانا شروع کر دیا۔ پنک پری اور سفید پری نور کو لیکر اڑنے لگئی۔ نور نے خوش ہو کر گیت کو مکمل کیا۔ درختوں کے پتے پھر سے واپس آگئے۔ پھل پھول ہرے بھرے ہونے لگے۔ پرندے اور جانور اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے۔ پنک پری نے پیاری سی لوری سنائی اور نور سفید پری کی گود میں سر رکھ کر سوچنے لگئی کہ جانے کیسا ہوگا میرا ساتھی کب آئے گا۔ یہی سوچتے سوچتے جانے کب آنکھ لگئی اور سوگئی۔ سفید پری نے نور کو دعا دی اسے صبح کے اجالے کے سپرد کر کے اپنے دیس واپس چلی گئی۔

اجالا پھیلتے ھی نور آنکھیں ملتی اٹھ بیٹھی۔ موسم کی رنگینی اس کے دل کو بھانے لگی۔ درختوں کی ٹہنیاں زمین پر بچھ گئیں۔ نور نے سیر ہو کر پھل کھائے اور اپنے مخملی جوتے پہنے نگری کی سیر کو نکل پری۔ چلتے چلتے بی بطخی بھی ساتھ ہولی۔ مورنی بھی اپنے پورے پر پھیلائے خراماں خراماں ساتھ چلنے لگئی۔ ایک ایک کرتے تمام پرندے جانور نور کے ساتھ صبح کی سیر کو نکل پڑے۔

اتنے میں شمال کی طرف سے اڑتا اڑتا کبوتر بھی ان پہنچا اور نور کو بتایا کہ پہاڑوں کے نیچے وسط میں ایک خوفناک شگاف ہے۔ شائد وہاں سے کوئی ہماری نگری میں گھس آیا۔ وہ زخموں سے گھائل ہے چلو سب اسکی مدد کرتے ہیں۔

نور اپنا پورا ٹولہ لیکر شگاف کیطرف بڑھنے لگئی۔ یہ سائیڈ بہت پیچھے کو تھی۔ یہاں کوئی نہیں آیا کرتا تھا۔ جانے کیسے سیر کرتے ہوئے کبوتر کی نظر پڑی اور اب سب پہلی مرتبہ اس جانب جا رہے تھے۔ کسی کی مدد کرنے۔ کوئی اجنبی اوندھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Jadoo ki Nagri | By Jiya Mughal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

منہ زمین پر پڑا تھا۔اسکی کمر میں زخم آئے تھے۔کانچ کے ٹکڑے اسکے جسم کے اندر تک جا چکے تھے۔مینا نے دیکھتے ہی شور مچا دیا

آہا یہ تو نور کا ساتھی ہے۔بلبل بھی خوشی سے پھدکنے لگی۔مورنی، بطخی ممنا سبھی ناچنے لگے۔نور بڑی غور سے اجنبی کو دیکھنے لگی اور سب سے مخاطب ہو کر بولی۔اپ سبکو کیسے معلوم ہوا ہے کہ یہی میرا ساتھی ہے۔کبوتر نے بتایا کہ یہ بھی تمہاری طرح کا انسان ہے۔نور یہ سنکر بہت خوش ہوئی کہ یہ انسان ہے۔مگر یہ باتیں کیوں نہیں کرتا۔اور یہ دیکھتا بھی نہیں ہل جل بھی نہیں سکتا کیا انسان ایسے ہوتے ہیں۔

طوطے نے بتایا کہ یہ زخمی ہے۔اوسب مل کر اسکی کمر سے کانچ نکلیں اسکا زخم ٹھیک کریں۔

نور نے سب کے ساتھ ملکر اجنبی کے جسم سے کانچ نکالے۔ننھا ہاتھی اپنی سونڈ میں ندی کا پانی بھر لایا اور اجنبی پر پھنیکا۔

طوطے نے پھل توڑے اور اسکے منہ میں ڈالے۔سبکی کوششوں سے اجنبی کو ہوش آگیا۔وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔

پرندوں جانوروں نے خوشی سے جھومنا شروع کر دیا۔اجنبی سبکو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔اتنے میں اسکی نظر نور پر پڑی جو تمام پرندوں جانوروں کے سنگ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورے جارہی تھی۔اجنبی کو محسوس ہوا جیسے وہ خطرے سے باہر ہے۔نور معصومیت سے پوچھنے لگی۔

تم انسان ہو نا۔

اجنبی نے بتایا کہ ہاں وہ انسان ہے۔

اچھا تو تم میرے ساتھی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟نور نے پوچھا۔

کیا مطلب تمہارا۔!!!اجنبی نے حیران ہو کر پوچھا۔

ساتھی""""جسکے لیے میں محبت بھرا گیت گاؤں گی۔جیسے مور ساتھی ہے مورنی کا۔""""

جیسے طوطا ساتھی ہے مینا کا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Jadoo ki Nagri | By Jiya Mughal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن پہلے مجھے یقین دلاو کہ تم انسان ہو۔ایسا ناہو کہ تم میرے ساتھی ھی ناہو۔

نورا جنبی کے قریب ہوئی اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

تمہارے چہرے پر اتنے بال کیوں ہیں۔تم اتنے کالے کیوں ہو۔

اجنبی نے جھٹکے سے نور کو پیچھے کیا۔نور دھڑام سے زمین پر گر گئی۔اور بولا بے شرم لڑکی تمہیں شرم نہیں آتی کسی لڑکے کے اتنے قریب اتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

اجنبی نے جھٹکے سے نور کو پیچھے کیا۔نور دھڑام سے زمین پر گر گئی۔اور بولا بے شرم لڑکی تمہیں شرم نہیں آتی کسی لڑکے کے اتنے قریب اتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

نور روہانسی ہو کر اٹھی اور بولی۔تم لڑکے ہو۔میں سمجھی انسان ہو۔

میں انسان نہیں تو اور کیا ہوں۔اجنبی نے غصے میں کہا۔

ابھی تو کہہ رہے تھے کہ لڑکا ہوں۔نور نے معصومیت سے جواب دیا۔

تم پاگل تو نہیں۔اجنبی نے چیختے ہوئے کہا ۔

نہیں تو!!!۔میں تو نور ہوں. مجھے تو کبوتر نے بتایا تھا میرا ساتھی آیا ہے اس نگری میں۔اسی لئے تمہیں ملنے آئی تھی۔مگر تم لڑکے ہو۔میرے ساتھی نہیں۔نور کی انکھوں میں آنسو آ گئے۔

نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اجنبی شرمندہ ہو گیا۔بولا۔تم نے میری مدد کی اس کیلئے شکریہ۔میں شائد زخمی تھا۔

نور جواب دیئے بغیر واپس جانے کو مڑی۔اجنبی نے آواز دی۔

سنو!!میں یہاں نیا ہوں مجھے یہاں کے راجہ سے ملنا ہے کیا میری مدد کرو گی۔

کون راجہ۔میں کسی راجہ کو نہیں جانتی۔نور نے کہا۔

تمہارے امی ابو تو جانتے ہونگے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی ابو کیا ہوتا ہے۔۔؟؟؟؟نور نے انتہائی معصومیت سے جواب دیا۔

اف جنکے ساتھ تم رہتی ہو۔اجنبی نے کہا۔

میں تو اپنے دوستوں کے ساتھ رہتی ہوں۔نانی سے پوچھ لو۔نور نے چاند کی بڑھیا کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور رات کو سفید پری کی گود میں سوتی ہوں۔پنک پری کی لوری سنتی ہوں۔

اجنبی کو حیرت ہوئی۔بولا۔

مجھے اپنے گھر لے جا سکتی ہو۔

یہ نگری پوری میرا گھر ھی تو ہے۔نور نے جواب دیا۔

یہاں میں اور میرے دوست رہتے ہیں۔

اجنبی نور کی باتیں سنکر سوچ میں گم ہو گیا۔

نور افسردہ ہو کر اپنے دوستوں کے ساتھ واپس چلی گئی۔اجنبی دور تک نور اور اسکے دوستوں،پرندوں جانوروں کو دیکھتا رہا۔

کیسی عجیب لڑکی تھی۔یہ سوچ کر اجنبی نگری میں گھومنے لگا۔وہ راجہ سے کیوں ملنا چاہتا ہے یہ وہ بھول چکا تھا۔کہاں سے آیا اور کیوں۔کیسے زخمی ہوا یہ بھی بھول گیا۔گھومتے ہوئے شام ہو گئی۔

یہاں کی شام بہت سہانی تھی۔تمام پرندے اور معصوم جانور خوشی سے جھوم رہے تھے۔ سبھی شام کے حسن سے سرشار دکھائی دے رہے تھے۔اسی عالم میں پرندے اور جانور محبت بھرا گیت گانے لگے۔دیکھتے ہی دیکھتے پرندے جانور اپنی اپنی جوڑی بنائے ایک دوسرے قریب انے لگے۔نور اکیلی ھی گیت گا رہی تھی وہ کبھی درخت کی ٹہنی سے لپکتی کبھی ندی میں کھڑی کشتی پر سوار ہو جاتی ہوا کی لہروں کے ساتھ جھومتی۔آخر میں سب پرندے،جانور اکیلی نور کے گرد جمع جلد تمہیں اپنا ساتھی دے۔نور اداس ہو جاتی پرندے جانور اسے ہنسانے لگ ہو جاتے اور اس کے لئے دعا کرتے کہ اللہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتے۔اجنبی کو نور کے اکیلے پن پر ترس اگیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے شام کا حسین وقت ختم ہوا رات کی سیاھی پھیلنے لگی۔سب طرف خاموشی چھاگئی۔صرف تیز پانی کے بہنے کا شور سنائی دینے لگا۔رات تو شام سے بھی زیادہ حسین تھی۔

اب تمام نگری روشنیوں قمقموں سے جگمگا اٹھی۔ہر سو ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی۔پورا چاند پہاڑوں کے وسط میں کھڑا بہت خوب دکھائی دے رہا تھا.اجنبی نے ایک عجیب منظر دیکھا۔نگری میں نور کے علاوہ کوئی بھی انسان نہیں تھا۔اسے نور کی معصومیت کا اندازہ ہونے لگا۔وہ جان گیا کہ نور آج تک کسی انسان سے نہیں ملی۔من ھی من میں مسکرایا اور سوچا یہی وجہ تھی کہ وہ مجھے اپنا ساتھی سمجھنے لگی۔

اتنے میں ایک اور عجیب و غریب منظر دیکھنے کو ملا.بیشمار پریاں زمین پر اتری نور کے ساتھ کھیلنے لگیں تھوڑا وقت گزارا اور اڑ گئیں۔صرف دو پریاں زمین پر رہ گئی۔اجنبی نے درخت کی اوٹ سے دیکھا سفید پری نے نور کو اپنی گود میں بھر لیا خوب پیار کرنے لگی۔جبکہ پنک پری اسے خوبصورت لوری سنا رہی ہے لوری کی آواز اتنی اونچی اور سریلی تھی کہ پوری نگری میں جادو کا سا ماحول بننے لگا۔پنک پری بار بار اسکی پیشانی پر بوسہ دیئے جا رہی تھی۔اجنبی نے غور سے دیکھا مزید حیران رہ گیا۔اسے اپنے آنے کا مقصد یاد آگیا۔سفید پری تو رانی قدسیہ تھی۔راجہ طہماسب کی محبت۔مگر یہ پری کے روپ میں کیوں ہیں۔اجنبی نے چاہا باہر نکل آئے۔ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے دیکھا نور مکمل طور پر سو چکی تھی۔پنک پری نے نور کو تخت پر ڈالا اور دونوں اڑ گئیں۔چاند کی بڑھیا ایک خوشنما پنکھے سے سوئی ہوئی نور کو پنکھا جھلنے لگی۔دیکھتے ھی دیکھتے نور کا تخت اجنبی کی آنکھوں سے اوٗجھل ہو گیا۔

اجنبی کو یاد آگیا۔آہا۔یہی ہے وہ جادو نگری۔جسکو بنانے میں ایک ہنر مند نے بہت بڑی سازش کی تھی۔یہی تو بتلانے میں خود آیا تا کہ راجہ طہماسب کو یقین آجائے۔کیونکہ راجہ میری بات کو کبھی نہیں ٹال سکیں گے۔آخر میں ملک فارس کا شہزادہ ہوں۔انکے عزیز ترین دوست کا بیٹا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن نگری میں داخل ہوتے ہی مجھے ایسا کیا ہوا کہ میں اتنا زخمی ہو گیا۔راجہ تک پہنچنے کا کون سا راستہ اختیار کیا جائے۔ نگری تو تمام اطراف سے مکمل طور پر بند ہے۔اجنبی کو یکا یک شگاف یاد آ گیا۔ہاں یہی تو بتانے آیا تھا کہ شگاف کس نے اور کیوں جان بوجھ کر چھوڑ دیا۔

رات کافی بیت چکی تھی۔اجنبی نے سوچا کچھ دیر آرام کرے گا اور صبح اس شگاف کو ڈھونڈ کر باہر نکلے گا تا کہ راجہ طہماسب تک پہنچا جائے۔

صبح کا اجالا پھیلتے ھی اجنبی نیند سے بیدار ہوا۔اس نے محسوس کیا صبح کا اجالا بھی شام اور رات کی طرح حسین تھا۔ اجنبی نے چاروں جانب نظر دوڑائی شائد کہیں شگاف دکھائی دے۔وہ جلد از جلد راجہ طہماسب تک پہنچنا چاہتا تھا۔اجنبی نے ایک سرے سے چلنا شروع کر دیا۔شگاف کہیں بھی نظر نہیں آیا۔کس سے پوچھا جائے یہاں تو نور کے علاوہ اور کوئی ہے ھی نہیں۔اجنبی نے سوچا نور سے ھی مدد لی جائے۔اسے معلوم ہو گا شگاف کا۔

اجنبی نے نور کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔نور اپنے دوستوں کے ہمراہ سیر کرتی ہوئی نظر آئی۔

سنو۔۔مجھے باھر جانے کا راستہ بتا سکتی ہو۔

!!! اجنبی نے پوچھا

کہاں باہر۔نور نے جواب دیا۔

اس نگری سے باہر جانے کا راستہ۔کیوں کہ مجھے راجہ طہماسب سے ملنا ہے ویسے تم یہاں کب اور کیسے آئی۔

میں تو شروع سے ھی یہاں رہتی ہوں۔نور نے کہا۔

یعنی تمہیں معلوم ھی نہیں کہ تم یہاں کیسے آئی۔اجنبی نے کہا۔

تمہیں بھی تو نہیں پتا تم یہاں کیسے آئے۔

میں بتاؤں یہ یہاں کیسے آیا۔طوطے نے جھٹ سے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں کہ ہم سب نے دعا کی تھی کہ نور کا ساتھی ہو۔

اجنبی مسکرا اٹھا۔

لیکن اب میں اسے اپنا ساتھی نہیں مانتی۔ نور نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

کیوں.!!!!!...؟؟؟؟؟؟

اجنبی نے حیرت سے پوچھا۔

کیوں کہ مجھے انسان پسند نہیں۔ وہ تکلیف دیتے ہیں۔ مجھے کبھی درد کا احساس نہیں ہوا تھا۔ تم نے مجھے گرایا اور مجھے درد ہوا۔

ویسے لڑکے ایک بات بتاؤ۔

انسان زیادہ برا ہوتا ہے یا لڑکا۔ نور نے معصومیت سے پوچھا۔

اوہ!!! میں معذرت چاہتا ہوں۔ نور۔

مجھے حقیقت معلوم نہیں تھی۔ مگر اب کچھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے۔ تم یہاں ماں باپ کے بغیر رہ رہی ہو۔ تمہارے علاوہ یہاں اور کوئی انسان نہیں۔

تو کیا میں بھی انسان ہوں۔؟؟؟ نور نے پوچھا۔

ہاں تم بھی میری طرح انسان ہو۔ اجنبی نے بتایا۔

لیکن تمھارے چہرے پر اتنے خوفناک بال ہیں۔ تمھارے سر پر بھی لمبے بال نہیں۔ تم اتنے لمبے چوڑے ہو۔ نہیں میں شائد انسان نہیں ہوں۔ میں تم سے مختلف ہوں۔

ہاں تم مختلف ہو کیوں کہ تم لڑکی ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور نے حیران ہو کر پوچھا۔اوہ۔یعنی میں بھی انسان ہوں اور لڑکی بھی ہوں اور نور بھی ہوں اور پاگل بھی ہوں۔مجھے تو پتا ھی نہیں تھا۔

ہاہاہا۔نہیں تم انسان ہو اور لڑکی ہو۔پاگل تو میں نے تمہیں غصے میں کہا تھا اجنبی نے کہا۔

لیکن تمہیں کس نے بتایا کہ میں لڑکی ہوں۔

مجھے خود معلوم ہو گیا۔کیوں کہ تم بہت خوبصورت ہو لمبے بالوں والی گڑیا ہو۔اور لڑکیاں اتنی ھی پیاری ہوتی ہیں۔اجنبی نے اسے سمجھایا

اگر میں اتنی پیاری ہوں تو پھر تم میرے ساتھی کیوں نہیں بنے۔میں تمہارے ساتھ محبت کا گیت گاتی جیسے سب جانور اور پرندے گاتے ہیں۔

نور۔۔انسانوں اور پرندوں جانوروں کے گیت میں فرق ہوتا ہے۔انسان محبت کا گیت دوسرے طریقے سے گاتے ہیں۔

لیکن خیر یہ بہت بعد کی بات ہے تم ابھی نہیں سمجھو گی۔

مجھے تم سکھاؤ گے انسانوں والا گیت۔

ہاں کیوں نہیں۔لیکن ابھی مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا۔میں یہاں کسی مقصد سے آیا تھا۔

بس مجھے یہاں سے نکلنے والا شگاف نظر آ جائے۔

کبوترا جنبی کی بات سنکر نیچے آیا اور اجنبی سے کہنے لگا۔میں جانتا ہوں اس شگاف کو۔اور راجہ طہماسب کو بھی۔

اجنبی کبوتر کی بات سنکر بیحد خوش ہوا اور بولا۔کیا مجھے تم ابھی راجہ تک پہنچا سکتے ہو۔

ہاں کیوں نہیں۔لیکن ابھی نہیں۔ابھی میری کبوتری میرا انتظار کر رہی ہو گی۔

تو کیا تم چلے جاؤ گے۔میرے ساتھی نہیں بنو گے۔نور نے اداس ہو کر پوچھا۔

میں بہت جلد واپس اجاؤں گا نور۔تمہارے والدین کو بھی ساتھ لاؤں گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن میں کیا کروں گی والدین کو۔۔۔؟؟؟؟

اوہ پاگل لڑکی۔ تم والدین کے متعلق کیا جانو۔اجنبی نے کہا۔

اب پھر مجھے غصے سے پاگل کہا۔

ہاہاہا۔اجنبی نے نور کے چہرے پر تھپتپایا۔

تمام پرندے جانور پھر سے محبت کا گیت گانے لگے۔اس مرتبہ اجنبی بھی گیت میں شامل تھا۔نور بھی خوشی سے اجنبی کے گرد گھومنے لگتی۔مورنی پر پھیلائے اپنے ساتھی کے ساتھ جھوم رہی تھی۔ نگری میں سبھی جھوم رہے تھے۔نور جھومتے جھومتے اجنبی کے بالکل قریب آگئی۔اسکا ہاتھ تھامااور اسکے چہرے پر پہلا محبت کا بوسہ دیا۔اجنبی نور کے اس خوبصورت انداز میں جھوم اٹھا۔اس نے گیت میں پیار کا رنگ بھر دیا۔اجنبی نے نور کو اپنی بانہوں میں اٹھایااور لہرانے لگا۔نور کو آج سے پہلے محبت کا گیت اتنا اچھا نہیں لگا۔وہ اجنبی کی شانے پر سر ٹکائے گم سم نجانے کن سوچوں میں گم ہو گئی۔

گیت کے ختم ہوتے ہی کبوترا اجنبی کے پاس آیااور کہا۔اومیں تمہیں باہر جانے والاراستہ دکھاؤں۔اورراجہ طہماسب کا محل یہاں سے دور نہیں۔تم آسانی سے وہاں تک پہنچ جاؤگے۔لیکن ایک بات کا خاص خیال رکھنا۔راجہ عالمگیر کی رانی سے بچ کر رہناوہ کالی پری کی سہیلی ہے۔اس سے ہرگز نوراوراس نگری کا ذکر مت کرنا۔راجہ جہانگیر بھی انکے قبضے میں ہے۔

اجنبی نے یقین دلایا کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے گا۔اجنبی کبوتر کے ساتھ چلنے لگا کہ نور نے کہا۔

لڑکے انسان۔مجھے چھوڑ کر مت جاؤ میں تم سے التجا کرتی ہوں۔نور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اجنبی نے پلٹ کر نور کو دیکھا۔اسکا ہاتھ تھاما۔اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور کہا۔

نور۔میرا نام سلیمان ہے۔میں ملک فارس کا شہزادہ ہوں۔راجہ طہماسب اس وقت مصیبت میں ہیں انہیں میری مدد کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Jadoo ki Nagri | By Jiya Mughal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضرورت ہے۔میں بہت جلد واپس آؤنگا اور تمہارے ساتھ اس نگری میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہنے لگوں گا۔پھر تمہیں اپنی محبت کا گیت سناؤں گا اور سکھاوں گا۔کیوں کہ مجھے معلوم ہو چکا تم کون ہو اور یہاں کیسے آئی۔

بولو میرا انتظار کرو گی نا۔

نور نے نم انکھوں سے سر ہلایا اور سلیمان کے سینے سے لگ گئی۔

میں انتظار کرونگی۔جلد واپس آنا۔

نور دور تک سلیمان کو جاتا دیکھتی رہی اور اداس ہو گئی۔

چاند کی بڑھیا نے نور دلاسہ دیا اور لمبا رسہ نیچے پھینکا۔آج نور کا جھولا جھولنے کا بھی جی نہیں چاہ رہا تھا۔

جاری۔۔۔۔۔

قسط 7

جادو نگری۔

جیا !!

محل کا منظر عجیب وغریب ہوا جا رہا تھا۔راجہ طہماسب کے حکم کو نا صرف رد کر دیا گیا۔بلکہ انہیں بھی راجہ جہانگیر کے ساتھ زندان میں ڈال دیا گیا تھا۔راجہ عالمگیر کی رانی پوری ریاست پر قابض ہو چکی تھی۔رانی کا بیٹا شہزادہ ثقلین انتہائی عیاش اور جھگڑالو تھا۔عوام راجہ سے بیحد متنفر تھی۔ریاست کی خوبصورت لڑکیاں گھروں میں چھپی ہوئی رہتی۔پہلے پہل سال کے آخری دن ایسا میلہ لگتا تھا کہ لڑکے لڑکیوں کی شادی کروادی جاتی تھی جس کے تمام اخراجات راجہ طہماسب کے ذمہ ہوتے تھے۔موجودہ صورتحال میں خوبصورت لڑکیاں ثقلین کے محل میں کنیزیں بنکر رہ جاتی تھی۔ امیر رعایا اپنے سرمائے چھپا کر رکھتے کیوں کہ ثقلین کے ساتھی انہیں لوٹ لیا کرتے۔کام کاج ٹھپ ہو چکا تھا۔ریاست دن بدن خسارے میں جا رہی تھی۔ہنر مندوں کی کمی ہوتی جا رہی تھی۔ہنر منداس ریاست کو چھوڑ کر جانے میں دلچسبی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رکھتے تھے۔

شہزادہ سلیمان ریاست پہنچتے ہی تمام حالات سے واقف ہو چکے تھے۔اب انہیں زندان تک پہنچنا تھا۔شہزادہ نے کسی کو کان وکان خبر نا ہونے دی کہ وہ ملک فارس کے شہزادے ہیں۔کبوتر مسلسل شہزادے کے ساتھ ساتھ رہا۔

یہ وہی کبوتر تھا جو رانی قدسیہ تک راجہ طہماسب کے خط پہنچاتا تھا۔کبوتر ہر حال میں اپنے راجہ کو رہا کروانا چاہتا تھا۔

نگری کے تمام جانور اور پرندے بھی راجہ کے دیدار کو تڑپ رہے تھے۔

شہزادہ سلیمان نے راجہ عالمگیر کو پیغام بھجوایا کہ وہ اپ سے ملنا چاہتے ہیں انکے پاس نگری کا کوئی راز ھے۔

راجہ عالمگیر کئی مرتبہ نگری میں جھانک چکے تھے۔انہیں آج بھی نگری میں اندھیرا اور بدبو آتی۔ریاست کا یہ حصہ آج بھی دونوں (عالمگیر اور انکی رانی) کو کھٹکتا۔جب سے کالی پری نے نگری پر پھونک ماری نگری برباد ہو گئی تھی۔دنیا والے آج بھی اسے ہرا بھرا دیکھنے سے قاصر تھے۔

رانی نے سنتے ہی فورا سلیمان سے ملنے کی خواہش کر ڈالی۔

رانی نے سلیمان سے ملتے ہی بے صبری سے پوچھا۔بتاؤ کیا راز ھے تمہارے پاس نگری کا۔کیا تم نگری کو واپس اسی حالت میں لا سکتے ہو۔میں چاہتی ہوں میں بھی اس نگری کی سیر کو جاؤں اس تخت پر بیٹھوں۔اس نگری کے پھل کھاؤں ۔میں نے سنا ھے نگری کے پھاڑ سونے کے ہیں اور ان پر چمکتے قمقمے نیلم اور زمرد ہیں۔

تم مجھے نگری آباد کا طریقہ بتاؤ میں تمہیں مالا مال کر دونگی۔

شہزادہ مسکرایا اور بڑے رازدارانہ انداز میں بولا۔اسکے لئے مجھے دو دن کا چلا کاٹنا پڑیگا۔چلا بیحد سخت ھے۔اسکے لئے مجھے راجہ طہماسب اور چھوٹے راجہ جہانگیر کے خون کی ضرورت پڑے گی۔

ہاں ہاں تم اسکی فکر مت کرو۔دونوں کو تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔رانی نے خوش ہو کر کہا۔راجہ عالمگیر کی آنکھ میں بھی چمک نظر آئی۔شہزادہ سلیمان عالمگیر کی لالچی طبیعت کو دیکھ کر بہت دکھی ہو گیا۔کیسے نگری حاصل کرنے کیلئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باپ اور بھائی کا خون تک دینے کو تیار ھے۔

مجھے محل کا وہ کمرہ دکھایا جائے جہاں سے دروازہ نگری کی جانب کھلتا ھے۔اسی کمرے میں،میں دو دن کا چلہ کاٹوں گا۔ راجہ طہماسب اور جہانگیر کے خون کے قطرے وقفے وقفے سے نگری میں پھینکوں گا۔لیکن شرط یہ ھے کہ چلہ کاٹتے ہوئے کوئی کمرے میں نہیں آئے گا۔

چلاک رانی کچھ دیر سوچنے لگی پھر بولی۔اگر تم نے دھوکہ دیا تو تمہیں بھی زندان میں پھینک دیا جائے گا۔اور مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو۔

شہزادہ سلیمان نے جھوٹ بول کر رانی کو مطمئن کیا کہ وہ کالی پری جسکی اپ دوست تھی۔اسی پری کا میں شاگرد ہوں۔ مجھے کالی پری نے آپ کی مدد کو بھیجا۔رانی بیحد خوش ہوئی کہ اسے کالی پری نے ھی بھیجا ہوگا۔

راجہ طہماسب اور راجہ جہانگیر کو زندان سے نکال کر محل کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔سلیمان کی درخواست پر تیز خنجر بھی مہیا کیے گئے۔کبوتر ہوا میں ھی تمام کارروائی دیکھتا رہا۔

شہزادہ سلیمان نے راجہ طہماسب اور جہانگیر کے انے کے فورا بعد کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔دونوں بیحد گھبرائے ہوئے تھے۔راجہ طہماسب آج بھی وہی حسن سیرت رکھتے تھے۔انہوں نے روتے ہوئے درخواست کی کہ میرا خون حاضر ھے لیکن میرے بیٹے جہانگیر کو چھوڑ دو۔میرے بیٹے نے بہت دکھ دیکھے زندگی میں۔

راجہ یہ کہہ کر زار و قطار رونے لگے۔جہانگیر نے اگے بڑھ کر راجہ کو تسلی دی اور کہا۔بابا جان اپ میری فکر مت کریں ۔مجھے اپنے رب پر بڑا بھروسہ ھے وہ کبھی بھی ہمارے ساتھ برا نہیں کرے گا۔اپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ زندان میں ایک قابل استاد جنہیں عالمگیر نے قید کر رکھا تھا۔انہوں نے مجھے قران کریم کی ناصرف تعلیم سکھائی بلکہ حفظ بھی کرا دیا۔یہ شائد میں باہر رہ کر نا سیکھ پاتا۔اب بھی معاملہ میرے اللہ کے حوالے وہی ہماری مدد کرنے والا ھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے جہانگیر کے اس بیان پر شہزادہ سلیمان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔اور بولے۔بیشک آپ کی مدد کیلئے ھی اللہ مجھے آج سے بیس برس پہلے بھیج دیا تھا۔

شہزادہ سلیمان راجہ طہماسب کے پاس بیٹھ گئے اور بولے۔راجہ صاحب میرے چہرے کو غور سے دیکھیں کیا اس چہرے میں آپ کو کوئی نظر نہیں آرہا۔کوئی ایسا جو اپکا بہت اپنا ہو۔

راجہ طہماسب نے غور سے دیکھا اور بولے۔تم میرے دوست بادشاہ حیدر کے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی اور سلیمان کو سینے سے لگا لیا۔شہزادہ سلیمان جہانگیر سے بھی ملے۔

میرے یار نے آج سے پہلے اتنی دیر نہیں لگائی میری مدد کو۔پھر اس مرتبہ ایسا کیا ہوا جو تم اتنی دیر سے پہنچے۔راجہ طہماسب نے پوچھا۔

راجہ صاحب میں آج سے بیس برس پہلے آپ کی مدد کو نکل آیا تھا۔آپ کو نگری کے شگاف کی حقیقت بتانے۔میں نے جیسے ہی نگری میں قدم رکھا۔عین اسی وقت اپ رانی قدسیہ کے ہمراہ نگری میں شکار کی نیت سے آئے۔اپکا تیر بجائے پہاڑ پر لگنے کے سیدھا مجھے لگا جو کہ کالی پری کی سازش تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ میں آپ کو شگاف کا راز بتلاؤں۔شگاف دراصل جان بوجھ کر رکھا گیا تھا۔آپ کے ایک ہنر مند نے آپ کے ساتھ سازش کی تھی۔اسی ہنر مند کی بیٹی راجہ عالمگیر کی بیوی ھے۔کالی پری اسکی سہیلی تھی۔شگاف سے ھی آپ کے ہنر مند نے اس نگری پر قبضہ کر لینا تھا۔چاند کی بڑھیا کو میری ہلاکت پر بہت غم ہوا۔انہیں اپ پر بہت غصہ تھا کہ اپ جیسے انسان نے شگاف کو بھرنے میں اتنی کوتاہی کیوں برتی۔میں لمبے عرصے سے بیہوش رہا۔اگر نور میرے اندر سے تیر اور کانچ کی جادوئی کرچیاں نا نکالتی تو میں آج بھی بیہوش رہتا۔

راجہ طہماسب نے حیران ہو کر پوچھا۔نگری میں نور۔۔۔

وہ کون ھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہزادے نے مسکرا کر جہانگیر کیطرف دیکھا اور کہا۔

نور۔۔راجہ جہانگیر کی بیٹی۔۔۔۔

راجہ جہانگیر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔میری بیٹی کو تو عالمگیر نے منحوس قرار دے کر اندھیر نگری میں چھینک دیا تھا۔ وہ زندہ کیسے رہ سکتی ھے۔

وہ زندہ ھی ھے اپ میرا یقین کیجئے۔اور اس کی پرورش خود اسکی دادی،رانی قدسیہ اور اسکی اپنی چھوٹی رانی ماں نے کی۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ھے۔راجہ طہماسب بھی یہ سنکر سکتے میں آ گئے۔

لیکن نگری تو ڈوب چکی تھی۔وہاں سے بدبو آتی ہے اندھیرا چھا گیا تھا۔راجہ طہماسب نے بیقراری سے بتایا۔

ایسا ھی ھے۔چاند کی بڑھیا ہر روز رات کو نگری پر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں تاکہ نگری دنیا والوں کی نظروں سے بچی رہے وہ یہی سمجھیں کہ نگری برباد ہو چکی ہے۔اور شہزادی نور آسانی سے زندگی گزار سکیں۔یہی وجہ ہے کہ رانی قدسیہ اور چھوٹی رانی شہزادی نور کو آرام سے پال رہی ہیں۔

اب اگے کیا ہو گا کہ میں نور کو دیکھ سکوں۔اپنی ماں رانی قدسیہ اور اپنی بیوی چھوٹی رانی کو بھی مل سکوں۔جہانگیر نے بیتابی سے پوچھا۔اسکے آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کرنے لگے۔

ہمیں جلد از جلد عالمگیر کی بیوی کو قید میں رکھنا پڑے گا۔کیوں کہ وہ ہر ماہ ایک کنواری لڑکی کی بلی چڑھاتی ھے راجہ عالمگیر کے دماغ کو سلا دیتی ہے۔پوری ریاست اس کے قبضے میں ھے۔اپ لوگوں کو شائد یاد ہو راجہ عالمگیر کی ایک آنکھ کالے کوے کی وجہ سے ضایع ہوئی تھی۔دراصل وہ دونوں شہزادوں میں اپنی چونچ سے زخمی کر کے انکے اندر اپنی شیطانی جراثیم بھر دینا چاہتا تھا۔راجہ عالمگیر کا بیٹا ثقلین اور اسکی ماں مکمل شیطان ہیں۔انکی طاقت ختم کرنے کے بعد انہیں زندان میں ڈال دیا جائے۔اسطرح ریاست انکے چنگل سے بچ جائے گی۔جب ریاست آزاد ہو گی تو نگری بھی آباد ہو جائے گی۔اور شگاف بھی خود بخود ختم ہو جائے گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن ہم کیسے انکا مقابلہ کریں گے۔ کیوں کہ ثقلین اور رانی بہت طاقت ور ہیں۔ جہانگیر نے بے چینی سے پوچھا۔

شہزادہ سلیمان نے ہنس کر کہا۔ پوری ریاست اب بھی راجہ طہماسب کے گیت گاتی ھے۔ ہم جیسے ہی جنگ کا آغاز کریں گے سب ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

ہمارے ساتھ نگری کے تمام جانور اور پرندے بھی شامل ہیں۔ دیکھنے میں وہ بہت معصوم ہیں۔ لیکن انکا پھنیکا ہوا ایک کنکر بھی تباہی کیلیئے کافی ھے۔

بس اپ محل سے نگری کا دروازہ کھول دیں۔ ایسا صرف راجہ طہماسب ھی کر سکتے ہیں۔

کیونکہ ان کا بند کیا ہوا دروازہ کوئی نہیں کھول سکتا تھا۔

راجہ طہماسب جھٹ سے محل کی اس جانب بڑھے جہاں دروازہ تھا۔ انہوں نے جیسے ہی دروازے پر ہاتھ لگایا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ھی تمام پرندے چہچہانے لگ گئے۔ درخت اپنے محبوب راجہ کو دیکھ کر جھومنے لگ گئے۔ پھولوں کی پتیاں اڑا کر راجہ کا استقبال کرنے لگیں۔ جانور خوشی سے منہ سے آوازیں نکالنے لگے۔ ہنسوں کا جوڑا محبوب راجہ کو دیکھ کر گیت گانے لگا۔ خوبصورت بلبل ہمیشہ کی طرح راجہ کے شانے پر آ بیٹھی۔ راجہ نے پیار سے اسے اپنی ہتھیلی میں بٹھایا۔ بلبل نے سرگوشی کی کہ آج بھی اس دونیا کی خوبصورت جوڑی آپ کی اور رانی قدسیہ کی ھے۔

نور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سیر کر رہی تھی۔

ابھی نور اپنے دادا راجہ طہماسب اور اپنے بابا جہانگیر سے مل ھی نہیں پائی کہ ثقلین جو سلیمان کی تمام باتیں سن رہا تھا۔ انکے نگری میں اتے ھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نگری میں گھس آیا۔ سب سے پہلے اس نے نور کو قبضے میں لیا۔ نور درد کی شدت سے چیخ اٹھی۔ نور کی چیخ پوری نگری میں گونج اٹھی۔ راجہ طہماسب جہانگیر اور سلیمان سمیت تمام جانور پرندے ثقلین کے گرد جمع ہو گئے۔ ثقلین نے ایک تیز دھار خنجر نور کی گردن پر رکھا اور سبکو پیچھے ہٹ جانے کو کہا۔ ثقلین نے نور کو کھینچ کر اپنے ساتھ گھوڑے پر بیٹھا لیا۔ نور خنجر کی نوک کی تکلیف سے رونے لگی۔ ثقلین نے کہا مجھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانے دو تمام نگری تمہاری۔ میں یہاں سے صرف نور کو لیجانا چاہتا ہوں۔

شہزادہ سلیمان اپنی بے بسی پر تلملا اٹھا۔ راجہ طہماسب اور جہانگیر اس کرب سے تڑپ اٹھے۔ سب نے ثقلین کا راستہ چھوڑ دیا۔ چاند کی بڑھیا غضبناک حالت میں آ گئی۔ کبوتر پھڑ پھڑانے لگے۔ اچانک ایک بطخ نے گھوڑے کے پاؤں میں آ کر زور سے کاٹا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گھوڑے کے پاؤں کے قریب درختوں نے اپنی ٹہنیاں بکھیر دیں۔ گھوڑا بری طرح سے بدک اٹھا۔ نور گھوڑے سے گرنے کو تھی کہ ایک سفید دیو ہیکل پرندے نے نور کو اپنی پیٹھ پر بیٹھا لیا۔ اور اڑتا ہوا غائب ہو گیا۔ ثقلین کے نیچے گرتے ہی نگری کے تمام پرندے جانور ثقلین پر ٹوٹ پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے نجانے کہاں سے بیشمار پرندے اور جانور پورے محل پر چھا گئے۔ ثقلین زخمی حالت میں محل میں داخل ہوا۔ رانی اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر غضبناک ہو گئی۔ ابھی کوئی منتر پھونکنے کو تھی کہ نگری کے پرندوں اور جانوروں نے دھاوا بول دیا۔ رانی اور ثقلین انکے حملوں سے بچ نا پائے۔ دونوں ھی جاں بحق ہو گئے۔

شہزادہ سلیمان یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دیکھنے میں یہ بے ضرر جانور اور پرندے دراصل کتنے خطرناک ہیں۔

پورے محل میں اب پرندوں جانوروں کا راج تھا۔ ثقلین اور رانی کے مرتے ھی پرندے غول در غول نگری میں سما گئے۔ راجہ طہماسب کے قدموں میں بیٹھ گئے۔

جہانگیر زاروقطار رونے لگے کہ نور کو کوئی پرندہ لے اڑا ہم اسے بچا نہیں پائے۔

شہزادہ سلیمان نے بتایا کہ وہ محفوظ ھے۔ خون خوار پرندہ اسکا دوست ھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پرندہ نور کو لیکر راجہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ ہم شرمندہ ہیں۔ ہم آپ کی اس وقت حفاظت نہیں کر سکے تھے۔ لیکن ہم نگری کے تمام پرندے جانور درخت اور چاند کی بڑھیا نے ملکر نور کی بہت حفاظت کی۔ رانی قدسیہ اور چھوٹی رانی نے نور کو بہت پیار سے پالا

راجہ جہانگیر نے آگے بڑھ کر بیٹی کو گلے سے لگا لیا جی بھر کر روئے۔ پیار کیا۔ نگری کا موسم بہت سہانا ہو گیا۔ دیکھتے ہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتے پریاں زمین پر اترنے لگیں۔نور کو نئی زندگی کی مبارک باد دینے لگیں۔رانی قدسیہ اور چھوٹی رانی نے نور کو گود میں بھر لیا۔نور کو راجہ طہماسب اور راجہ جہانگیر کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ہم سبکو ملانے کیلئے شہزادہ سلیمان کا اہم کردار ھے۔یہ نور کا ساتھی ھے۔

نگری کی خوشیاں اور رونقیں بحال ہو گئیں۔نور اور سلیمان کی شادی میں سبھی بہت خوش ہوئے۔راجہ طہماسب رانی قدسیہ،راجہ جہانگیر اور چھوٹی رانی۔نور اور سلیمان سمیت سب پرندے جانور محبت کا گیت گانے لگے۔سب ہنسی خوشی رہنے لگے۔

. . . ختم شد۔۔۔ ۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel